بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲	۲۱ ماہ فتح ۱۳۲۳ھش	۴ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ	۲۱ دسمبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۹۸

480

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ — حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ — حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت کل سے نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن کمزوری بے حد ہے صحت کاملہ کے لئے احباب دعا جاری رکھیں — افسوس مسماۃ غوثاں صاحبہ زوجہ نور محمد صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ آج وفات پا گئیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں — افسوس کہ مرزا محمد حسین صاحب ٹیلر کا لڑکا عبد الوہاب صاحب جو ملٹری میں ملازم تھا، ۸ دسمبر کو موٹر کے حادثہ سے فوت ہو گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ محرم الحرام ۱۹۶۴ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

ساری دنیا میں تبلیغ احمدیت کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک

فرمودہ یکم مئی ۱۹۴۴ء

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا۔ میری تحریک پر ہماری جماعت کے بہت سے دوستوں نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں شاید قادیان میں سے ہی ساٹھ ستر بلکہ اس سے بھی زیادہ نوجوانوں نے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ وقف کا جو مفہوم اس وقت تک عمل میں آرہا ہے۔ اس کے لحاظ سے میں نے تبلیغی اخراجات کا ایک معمولی سا اندازہ لگایا ہے۔ اور غور کیا ہے۔ کہ اگر دنیا کے ایک معتدبہ حصہ میں جس طرح پانی کا ایک چھینٹا دے دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم چھینٹے کے طور پر ہی تبلیغ کریں تو جماعت پر مالی لحاظ سے کتنا بار پڑ جاتا ہے۔ اخراجات کا وہ معمولی اندازہ بھی ایسا ہے۔ جو درحقیقت ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایک اچھا خاصہ بوجھ ہے۔ مثلاً سب سے پہلے تبلیغی نقطہ نگاہ سے ہمارے سامنے

ہندوستان

ہے ہندوستان جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کی بعثت کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اس میں اس وقت گیارہ صوبے ہیں۔ سندھ سرحد۔ پنجاب۔ یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ بنگال۔ سی پی۔ بمبئی۔ مدراس۔ آسام یہ وہ صوبے ہیں جو گورنروں کے صوبے ہیں۔ ان کے علاوہ بلوچستان ہے۔ وہ بھی ایک مستقل ملک ہے۔ اگر اس کو ملا لیا جائے۔ تو بارہ بن جاتے ہیں۔ پھر بعض بڑی بڑی ریاستیں ہیں۔ جو درحقیقت صوبوں کی قائمقام ہیں۔ جیسے کشمیر حیدرآباد میسور بڑودہ۔ گوالیار اور ٹراونکور ہیں۔ بارہ وہ اور چھ یہ اٹھارہ ہو گئے۔ اسکے بعد درمیانی درجہ کی ریاستوں میں سے بیکانیر ہے۔ جے پور ہے۔ جودھ پور ہے یہ سب ریاستیں ملکر کئی صوبوں کے برابر ہو جاتی ہیں۔ اگر ان میں چار مرکز بھی مقرر کئے جائیں۔ تو بائیس مقامات ہو گئے۔ جہاں ہمیں اپنے تبلیغی مراکز قائم کرنے چاہئیں اگر ایک ایک مبلغ فی صوبہ مقرر کیا جائے۔ تو بیس مبلغ رکھنے پڑتے ہیں۔ مگر ان میں سے کئی صوبے ایسے ہیں۔ جو خاص توجہ کے محتاج ہیں۔ اور کسی نہ کسی وجہ سے ان میں تبلیغ کرنا بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ مثلاً

پنجاب

مرکز ہے احمدیت کا اور اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ لاہور راولپنڈی اور ملتان خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اور اس وجہ سے کہ بیعت شروع ہوئی تھی لدھیانہ سے لدھیانہ بھی اہم مقام ہے۔ اور اس وجہ سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے زیادہ تر سیالکوٹ میں رہے ہیں۔ سیالکوٹ بھی خاص توجہ چاہتا ہے۔ اسی طرح امرتسر پنجاب میں مشہور شہر ہے۔ یہ چھ جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں ہمیں چھ مبلغ رکھنے چاہئیں۔ ایک مبلغ چونکہ صوبہ کے لحاظ سے آ گیا تھا۔ اس لئے اس کو نکال کر پچیس مبلغ ہو گئے۔ اس کے بعد

یوپی

لے لیا جائے۔ یوپی اس لحاظ سے کہ کسی زمانہ میں مسلمانوں کا مرکز رہا ہے۔ زیادہ توجہ کا محتاج ہے۔ گو وہاں مسلمان اب کم ہیں۔ مگر پھر بھی لکھنؤ۔ الہ آباد۔ کانپور اور بنارس خاص جگہیں ہیں۔ اگر صوبہ کا ایک مبلغ نکال دیا جائے۔ تو تین مبلغ اور بڑھ گئے۔ گویا پچیس اور تین اٹھائیس ہو گئے۔

بنگال

میں ڈھاکہ اور کلکتہ کے علاوہ میمن سنگھ ایک اہم جگہ ہے۔ اور مسلمانوں کا مرکز ہے۔ وہاں مولوی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ان مقامات میں کم سے کم ہمیں دو مرکز قائم کرنے چاہئیں۔ اٹھائیس پہلے تھے دو یہ ہو گئے۔ گویا تیس مبلغ ہو گئے۔

سندھ

میں حیدرآباد ایسا شہر ہے۔ جہاں مستقل مرکز کی ضرورت ہے۔ کیونکہ وہاں سے تاجر ساری دنیا میں پھیل جاتے ہیں۔ اس طرح اکتیس ۳۱ مبلغ ہو گئے۔

بمبئی

میں احمد آباد اور پونہ خاص مقام ہیں۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو تینتیس ۳۳ ہو گئے۔

مدراس

میں مالابار وہ جگہ ہے۔ جہاں احمدیت کی ابتدا ہوئی۔ دوسرا اہم شہر مدراس میں مدورا ہے۔ جو پانچ لاکھ کی آبادی رکھتا ہے۔ ان دو کو شامل کر کے پینتیس مبلغ ہو گئے۔ ان میں سے بعض شہر ایسے ہیں جن میں ایک ایک مبلغ کافی نہیں ہو سکتا۔ جیسے کلکتہ ہے یا بمبئی ہے۔ یا اسی طرح کے بعض دوسرے شہر ہیں۔ اگر ان شہروں کے لئے جن میں دہلی بھی شامل ہے پانچ اور مبلغ رکھے جائیں تو چالیس مبلغ ہو گئے۔ چالیس مبلغوں کے لئے اگر ان شہروں کے اخراجات کو مد نظر رکھا جائے۔ مکانات کرایہ دیکھا جائے۔ اور ادھر ادھر پھرنے پر جو اخراجات ہوتے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ تو درحقیقت دو سو روپیہ فی مبلغ خرچ کا اندازہ ہے پھر خالی مبلغ رکھنا کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تبلیغ کے لئے ٹریکٹوں وغیرہ کی اشاعت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ایسے کاموں کے لئے اگر سو روپیہ ماہوار رکھا جائے تو تین سو روپیہ ماہوار ایک مبلغ پر خرچ آسکتا ہے۔ چالیس کو تین سو سے ضرب دی جائے تو بارہ ہزار روپیہ ماہوار یا ایک لاکھ چوالیس ہزار روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ اگر چھ ہزار روپیہ بعض اور تبلیغی ضروریات کے لئے رکھ لیا جائے کیونکہ بعض دفعہ فوری طور پر ایسے اخراجات آ پڑتے ہیں۔ جن کا خیال تک نہیں ہوتا تو

ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ

کے بعد ہم ادنے سے ادنے تبلیغی مرکز ہندوستان میں کھول سکتے ہیں۔ اور یہ ابھی صرف شہر ہیں۔ دیہات کا حساب نہیں کیا گیا۔ حالانکہ دیہات کی طرف ہمارا توجہ کرنا اور بھی ضروری ہے۔ اس سے کم توجہ کے کوئی معنے ہی نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ہم کم توجہ کریں تو دنیا کی آبادی کے مقابلہ میں یہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی شخص شہر کی ایک تنگ گلی کے ایک چھوٹے سے مکان میں ایک تنگ کوٹھری میں دروازے بند کر کے شور مچانا شروع کر دے۔ ابتداء میں جب ہم نے احمدیت کا اعلان کرنا تھا۔ یہ صورت ہمارے لئے کافی ہو سکتی تھی۔ مگر موجودہ صورت میں چالیس مبلغوں اور ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ سے کم میں ہندوستان کے شہروں میں تبلیغ کرنے کے کوئی معنے ہی نہیں بنتے۔ پھر جہاں چالیس مبلغ ہوں گے وہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ کوئی بیمار ہو جائے یا ان میں سے کوئی چھٹی پر چلا جائے۔ ان امور کو دیکھتے ہوئے درحقیقت دس مبلغ ہمیں زائد رکھنے پڑیں گے تاکہ جو لوگ چھٹی پر آئیں اُن کی جگہ وہ اس عرصہ میں تبلیغ کر سکیں۔ بلکہ چالیس مبلغوں کے لحاظ سے دس مبلغ ریزرو رکھنے بھی کم ہی ہیں۔ اصل میں بیس مبلغ ہونے چاہئیں۔ بہرحال دس ہی سمجھ لو تو پچاس ہو گئے۔ دس مبلغوں کو ان اچانک پیش آنے والی ضروریات کے لئے اگر مرکز میں رکھا جائے تو چونکہ ان کے اخراجات اتنے نہیں ہو سکتے جتنے ان مبلغوں کے اخراجات ہو سکتے ہیں۔ جو باہر رہتے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ان کے لئے بیس ہزار روپیہ ہمیں زائد رکھنا چاہئے۔ گویا

ایک لاکھ ستر ہزار

روپیہ ہو گیا۔ یہ کم سے کم وہ تبلیغی اخراجات ہیں جو ہندوستان کے بعض شہروں پر ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس رقم میں لٹریچر کے اخراجات صرف نام کے طور پر رکھے گئے ہیں۔ ان اخراجات سے ایسا لٹریچر شائع نہیں کیا جا سکتا جو ہمارے ہندوستان میں شور مچا دینے والا ہو۔ اگر اس کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے اور یہ سمجھ لیا جائے کہ اڑھائی ہزار روپیہ ماہوار زائد طور پر ایسے لٹریچر کے لئے رکھنا چاہئے تو تیس ہزار روپیہ سالانہ ہو گیا اور ایک لاکھ ستر ہزار میں شامل کر کے پورا

دو لاکھ روپیہ

بن گیا۔ یہ تو صرف ہندوستان کے شہروں کی تبلیغ کا اندازہ ہے۔ گاؤں کی تبلیغ اس کے علاوہ ہے۔ گاؤں کی آبادی شہروں سے نو گنے زیادہ ہے مگر چونکہ وہاں خرچ شہروں سے کم ہوتا ہے۔ اگر پانچ گنے زیادہ خرچ گاؤں کی تبلیغ کا رکھا جائے تو ہندوستان کی تبلیغ کے لئے جو معمولی ہو گی۔ پچاس شہری مبلغ اور ساڑھے سات سو گاؤں کے مبلغ اور

بارہ لاکھ روپیہ سالانہ

کی ضرورت ہو گی۔ اب رہی باہر کی تبلیغ۔ میں نے سوچا ہے۔ کہ بیرونی ممالک میں سے

انگلستان

سب سے مقدم ہے۔ اسی ملک کے لوگ ہندوستان میں آئے اور انہوں نے ہمارے ملک کو فتح کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی انگلستان کے متعلق بڑی بڑی پیشگوئیاں ہیں اور ان پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جلد یا بدیر انگلستان کیلئے اسلام لانا مقدر ہے۔ اسوقت وہاں ہمارا صرف ایک مبلغ رہتا ہے اور ساڑھے چار کروڑ کی آبادی ہے۔ ایک مبلغ چار کروڑ کی آبادی والے ملک میں رکھنا کوئی معنے ہی نہیں رکھتا۔

جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے ضروری اعلان

چونکہ ہمیں معتبر ذرائع سے احرار کا یہ ارادہ اور نیت معلوم ہوئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے ایام میں چہلم کے بہانہ سے بیرونجات کے لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں قادیان بلایا جائے اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگرخانہ سے کھانا کھلا کر جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچایا جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کھانا صرف ان مہمانوں کو دیا جائے گا۔ جو کسی نہ کسی احمدی جماعت کے ساتھ ہوں گے۔ یا جن کی تصدیق کوئی احمدی جماعت کرے گی۔

خاکسار:۔ قاضی محمد عبداللہ ناظر ضیافت

انصاراللہ کا سالانہ جلسہ

۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء بعد نماز ظہر۔ بوقت ۳ بجے مسجد اقصےٰ میں بصدارت حضرت مولوی شیر علی صاحب انصاراللہ کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ احباب بکثرت شامل ہو کر مستفیض ہوں۔ اس جلسہ میں انصار کی حاضری ضروری اور لازمی ہے۔ زعماء و قائد صاحبان عمومی اس جلسہ میں بکثرت انصار کو لانیکی کوشش فرمائیں جہاں ابھی مجالس انصاراللہ قائم نہیں۔ وہاں امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اس جلسہ میں شمولیت کے لئے اپنے اپنے ہاں تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

عبدالرحیم درد قائد عمومی مرکزیہ مجلس انصاراللہ قادیان

دعوت نامہ بخدمت علماء کرام و صوفیاء عظام و دیگر ہمدردان اسلام

اس نام سے ایک رسالہ مرتبہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نظارت دعوت و تبلیغ چھپوا رہی ہے۔ یہ رسالہ نہایت محنت سے مؤثر و مدلل طریق پر مرتب کیا گیا ہے۔ احباب جماعت اسے کثرت سے خرید کر مناسب ہاتھوں تک پہنچائیں۔ قیمت ۱؍

ناظر دعوت و تبلیغ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجر اصحاب کے لئے ضروری اعلان

کمرشیل سیکرٹری کے متعلق جو کل اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر خصوصاً ۲۹ دسمبر ۱۹۴۴ء کو بعد ظہر ایسے تاجر پیشہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ جن کے تجارتی کاروبار میں کم از کم دس ہزار سالانہ روپیہ صرف ہوتا ہے۔ یا ایسے کارخانہ دار جن کے کارخانہ میں کم از کم دس مزدور کام کرتے ہوں۔ اس مشورہ کے بعد خط و کتابت سے بھی کام چل سکتا ہے۔ قادیان سے باہر کے تاجر اور کارخانہ داروں سے خطاب ہے کہ وہ اپنے پتے اور قسم تجارت اور سرمایہ تحریر کر کے صاف صاف دفتر ہذا میں بھیجدیں۔

ذوالفقار علی خان ناظم تجارت قادیان

وصایا کے متعلق ایک اہم اور ضروری فیصلہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سیکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک گوشوارہ موصیان حصہ آمد مرکز ارسال کیا کریں جس میں مندرجہ ذیل امور درج ہوں۔ (۱) فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دی گئی ہے۔ (۲) نام موصی اور نمبر وصیت کا ہونا بھی ایسا ہی لابدی اور ضروری ہے جیسا کہ کوپن نمبر کا۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

شکریہ احباب مجھے تحریک جدید کے دفتر کیطرف سے عزیزم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ افریقہ کی خیریت کی خبر مل گئی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ اور تمام احباب جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنکی دعاؤں سے یہ مژدہ میری زندگی میں مل کر باعث شکریہ ہوا۔ خاکسار:۔ محمد ابراہیم سٹروعہ

481

اور پھر اس ایک مبلغ کے لئے بھی ہم صحیح طور پر تبلیغی سامان بہم نہیں پہنچا رہے۔ اگر وہ مبلغ سال میں صرف ایک دفعہ دو صفحے کا اشتہار شائع کرے۔ تو چار کروڑ کی آبادی میں ایک کروڑ اشتہار شائع ہونا چاہیئے اگر ایک صفحہ کے ایک ہزار اشتہار کی صرف ایک روپیہ قیمت سمجھی جائے۔ تو دو صفحہ کا اشتہار دو روپیہ میں ہزار چھپے گا۔ اور چونکہ ہم نے ایک کروڑ اشتہار شائع کرنا ہے۔ اس لئے ایک کروڑ کے لئے بیس ہزار روپیہ ضروری ہوگا۔ گویا اگر ہم اپنے مبلغ کو بیس ہزار روپیہ دیں۔ تو وہ اس کے ذریعہ سال میں صرف ایک دفعہ انگلستان کے ہر آدمی تک پہنچ سکتا ہے۔ بشرطیکہ بچوں وغیرہ کو نکال دیا جائے۔ میں نے سوا دو کروڑ بچوں وغیرہ کو نکال کر بقیہ آبادی کے نصف پر اندازہ لگایا ہے مگر سال میں ایک دفعہ اشتہار پہنچنے پر کسی کو کوئی خاص توجہ نہیں ہو سکتی ضروری ہے۔ کہ بار بار اشتہارات شائع کئے جائیں۔ اس نقص کے ازالہ کے لئے اگر ہم صرف بیس لاکھ آدمیوں تک اپنی آواز پہنچائیں۔ اور یہ فرض کر لیں۔ کہ ان میں سے ہر شخص آگے پانچ پانچ آدمیوں کو وہ اشتہار پہنچا دیگا۔ اور اس طرح ایک کروڑ آدمیوں تک ہماری آواز پہنچ جائیگی تو سال میں بیس لاکھ اشتہار ہم پانچ دفعہ شائع کر سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ یکدم ایک کروڑ اشتہار شائع ہو۔ اس صورت میں بیس ہزار روپیہ کے ذریعہ ہم ملک کی چوتھائی آبادی تک اپنی آواز پہنچا سکتے ہیں بلکہ درحقیقت ہم صرف بیسویں حصہ تک آواز پہنچائیں گے۔ آگے یہ امید کرینگے کہ وہ اور لوگوں کو بھی یہ پیغام پہنچا دینگے گویا اگر ہم انگلستان کے مبلغ کو بیس ہزار روپیہ لٹریچر کے لئے دیں۔ تب وہ مبلغ تھوڑا بہت کام کرتا ہوا نظر آ سکتا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ہم اسے بیس ہزار تو کجا دو سو روپیہ بھی نہیں دیتے۔ گویا وہ وہاں بیٹھا صرف روٹی کھا رہا ہے پھر تبلیغ کے لئے صرف اشتہار ہی کافی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ لوگوں سے ملا جائے۔ اور ان سے ذاتی طور پر واقفیت پیدا کر کے انہیں تبلیغ کی جائے۔ مگر اتنا بڑا ملک جو ایک لمبے عرصہ سے دنیا کی آلائشوں میں ملوث چلا آ رہا ہے اور دنیا کی محبت اس پر غالب ہے۔ ان کے پاس ایک آدمی کس طرح پہنچ سکتا ہے پس میں نے سوچا ہے کہ وہاں ہمارے

کم سے کم پانچ مبلغ

ہونے چاہئیں۔ دو مبلغ ہر وقت لنڈن میں رہیں۔ اور دو مبلغ مختلف شہروں میں دورہ کرتے رہیں۔ اور جو لٹریچر وغیرہ شائع ہو۔ اسے لوگوں میں تقسیم کریں۔ تاکہ بار بار کے دوروں سے لوگوں کے دلوں میں یہ تحریک پیدا ہو۔ کہ فلاں اشتہار جو ہمیں ملا تھا۔ اس کا لکھنے والا مولوی بھی آج یہاں آیا ہوا ہے۔ اس سے ہم ذاتی طور پر بھی مل لیں۔ اور پوچھیں کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اس طرح لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ ہوگی۔ اور ایک مبلغ بطور سیکرٹری کے ہو۔ جو لٹریچر وغیرہ کی اشاعت فروخت اور دوسرے ایسے ہی کاموں کی نگرانی کرے۔ پس پانچ مبلغ صرف انگلستان میں ہونے چاہئیں۔ انگلستان کے علاوہ یورپ میں یوں تو دس پندرہ ملک ہیں۔ لیکن اگر

مرکزی ممالک

ہی لئے جائیں تو وہ جرمنی۔ اٹلی۔ اور فرانس ہیں۔ ان ممالک میں ابتدائی طور پر کم سے کم چھ مبلغ ہونے چاہئیں۔ ورنہ میرے نزدیک تو پندرہ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ چھ مبلغ ایک ایک جگہ رہیں اور چھ مبلغ دورہ کرتے رہیں۔ مثلاً ہمارے کچھ مبلغ جرمنی اٹلی اور فرانس کے بڑے بڑے شہروں میں بیٹھ جائیں۔ اور کچھ مبلغ ان ممالک میں

تبلیغی دورے

کرتے رہیں۔ کبھی کسی ملک میں جائیں۔ اور کبھی کسی ملک میں۔ اور تین مبلغ مراکز میں بطور سیکرٹری کام کریں۔ پس پانچ انگلستان کے مبلغ اور چھ یہ۔ گویا گیارہ مبلغ یورپ کے لئے ایک اقل ترین چیز ہیں۔ اصل میں تو وہاں بیس مبلغ ہونے چاہئیں۔ تب ہم اپنی آواز ایک محدود حلقہ تک پہنچا سکتے ہیں۔ پھر

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ

ہے۔ وہاں کی آبادی بارہ کروڑ ہے۔ اور ہندوستان سے دوگنا ملک ہے۔ مگر ہم نے وہاں صرف ایک مبلغ رکھا ہوا ہے۔ اگر سارے ہندوستان میں ہم ایک مبلغ رکھنے کی تجویز پیش کریں۔ تو ساری مجلس قہقہہ لگا کر ہنس پڑے گی۔ کہ یہ عجیب تبلیغ ہے۔ کہ سارا ہندوستان سامنے ہے۔ اور مبلغ ایک رکھا جا رہا ہے۔ مگر ہم نے امریکہ میں جو ہندوستان سے دوگنا ملک ہے۔ اپنا ایک ہی مبلغ رکھا ہوا ہے اگر امریکہ کو ہم چار حصوں میں تقسیم کریں تو وہاں بھی چار مبلغ ہونے چاہئیں۔ اور یہ بھی اقل ترین تعداد ہے۔ گیارہ وہ اور چار یہ پندرہ ہو گئے۔ پھر

جنوبی امریکہ

میں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کینیڈا میں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ ان مقامات کے لئے اگر پانچ مبلغ اور تجویز کریں تو اکیس ہو گئے۔ پھر

عربی ممالک

بھی توجہ کے محتاج ہیں۔ ان میں مصر ہے شام ہے۔ فلسطین ہے۔ عراق ہے۔ ان میں بھی اگر وہی بات مدنظر رکھی جائے جو یورپین ممالک میں مدنظر رکھی گئی ہے اور ہم ان ممالک کے لئے دو جگہ سنٹر قائم کریں۔ تو دونوں جگہ تین تین مبلغ ہونے چاہئیں۔ ایک ایک مبلغ تو سنٹر میں رہے اور رسالے وغیرہ کی ایڈیٹری کرے۔ اور دو مبلغ ہر وقت گشت لگاتے رہیں۔ گویا کم سے کم یہ چھ مبلغ اور ہمیں چاہئیں ۲۱ اور ۶ = ۲۷ ہو گئے۔ پھر اگر

سماٹرا اور جاوا

وغیرہ جزائر کو مدنظر رکھا جائے۔ تو کم سے کم چھ اور مبلغوں کا ہمیں شمار کرنا چاہیئے ۲۷ پہلے اور ۶ یہ تینتیس ۳۳ مبلغ ہو گئے۔ بیرونی ممالک کی تبلیغ اور اشاعت لٹریچر کے لحاظ سے اوپر کے سولہ مشنوں پر کم سے کم چھ سو روپیہ ماہوار فی مشن خرچ کی ہم کو گنجائش رکھنی چاہیئے۔ یہ خرچ اندازاً ایک لاکھ سولہ ہزار کا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ

مبلغوں کے آنے جانے کے اخراجات

کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ یا جو مبلغ آئیں گے۔ ان کی جگہ دوسروں کو بھیجنے کی ضرورت ہوگی۔ بہرحال تینتیس بیرونی مبلغین کے سالانہ ذاتی اخراجات کو اور تینتیس مبلغ جو مرکز یا پہلے مبلغوں کے قائم مقام ہو کر جانے کے لئے رکھے جائیں گے۔ ان کے اخراجات کو ملحوظ رکھ کر ایک لاکھ چھیانوے ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ افریقہ کے مختلف مشنوں کا خرچ بھی کم سے کم ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ رکھا جانا چاہیئے۔ گویا

تین لاکھ بہتر ہزار روپیہ

سے بیرونی ممالک میں ہم اقل ترین تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اگر ان میں بارہ لاکھ روپیہ ہندوستان کی تبلیغ کا بھی شامل کر لیا جائے۔ تو پندرہ لاکھ بہتر ہزار۔ اور مرکز کے اخراجات کو شامل کر کے

پونے سترہ لاکھ روپیہ سالانہ

اگر ہم تبلیغ پر خرچ کریں۔ تو ہندوستان اور یورپ میں اقل ترین تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ لیکن تحریک جدید کی تو دس سالہ آمد ملا کر بھی اتنی نہیں۔ کہ ان اخراجات کو صرف ایک سال کے لئے برداشت کر سکے۔ یہ سال گزشتہ تمام سالوں سے اچھا رہا ہے۔ مگر اس سال بھی جماعت کی طرف سے صرف سوا تین لاکھ روپیہ کے وعدے آئے ہیں۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ کہ ان وعدوں میں سے پورے کتنے ہوں گے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے تین لاکھ اٹھارہ ہزار سے زائد وصول ہو چکا ہے۔ ابھی پچھلے سالوں کے وعدوں میں سے بھی پچاس ہزار روپیہ کی وصولی باقی ہے۔ گویا اگر ہم تحریک جدید کی ایک سال کی ساری آمد بھی تبلیغ پر خرچ کر دیں تو ہم ہندوستان اور بیرون ہند میں اقل ترین تبلیغ بھی نہیں کر سکتے۔ ابھی ہماری زمینوں سے اتنی آمد شروع نہیں ہوئی کہ یہ کمی پوری ہو سکے۔ بلکہ ہمیں اپنی زمینوں کے لئے ابھی اچھے کارکن بھی میسر نہیں آ سکے۔ اگر ان زمینوں کی اچھی پیداوار ہو۔ تو ایک لاکھ روپیہ سالانہ کی اس ذریعہ سے بھی امید ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس آمد کو تبلیغ کے جاری اخراجات پر خرچ کر دیں۔ تو ریزرو فنڈ قائم نہیں ہو سکتا بلکہ اگر ہم تحریک جدید کی پندرہ آمد سال [illegible] بھی ساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تب بھی ہم نے تبلیغی اخراجات کا جو اقل ترین اندازہ لگایا ہے بمشکل اس کا نواں حصہ پورا ہو سکتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یورپ جیسا براعظم جسکی تیس۳۰ کروڑ سے زیادہ آبادی ہے۔ وہاں ایک لاکھ آدمیوں پر ایک مبلغ ہو تب صحیح طور پر تبلیغ ہو سکتی ہے۔ گو بائیس کی بجائے ہمیں وہاں تین سو مبلغ رکھنے چاہئیں۔ اور اگر امریکہ کو بھی شامل کر لیا جائے تو ان مبلغوں کی تعداد چھ سو تک بڑھانی پڑتی ہے۔ ہندوستان جو ہمارا مرکز ہے۔ یہاں درحقیقت ہمارا کم سے کم دو ہزار مبلغ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر ان باتوں کو دور کی باتیں سمجھ لو تو بھی پانچ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کا اندازہ تو ایک معمولی بات ہے۔ مگر ابھی ہماری جماعت میں اتنی وسعت نہیں کہ ان اخراجات کو پورا کر سکے یا ابھی اتنا قربانی کا مادہ نہیں کہ اس خرچ کو برداشت کر سکے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہماری جماعت یہ فیصلہ کر لے کہ جیسے حضرت مسیح ناصری کی جماعت کے لوگ فقیر کہلانے لگ گئے تھے اسی طرح وہ خدا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو یہ پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی رقم بڑی آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ مگر یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر شخص کے دل میں اعلےٰ درجہ کا ایمان ہو۔ کچھ لوگ ایمان کے لحاظ سے اعلےٰ درجہ رکھتے ہیں۔ کچھ ادنےٰ درجہ رکھتے ہیں۔ اور کچھ ایسے ہوتے ہیں۔ جو درمیانی مقام پر ہوتے ہیں۔ یہ حالات مدنظر رکھتے ہوئے جبکہ ابھی ہماری جماعت کو وہ مالی وسعت حاصل نہیں۔ کہ ان اخراجات کو برداشت کر سکے یہی صورت نظر آتی ہے۔ کہ

لوگ اپنے اپنے اخراجات آپ برداشت کریں

اور خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کریں۔ مثلاً مغربی افریقہ ہے۔ میں نے اور ممالک کا ذکر کرتے ہوئے اس کو چھوڑ دیا تھا۔ یہاں ہماری جماعت کے لئے ایک بہت بڑا تبلیغی میدان پڑا ہے۔ اور یہاں اقوام دین کی باتیں سننے کے لئے پیاسی بیٹھی ہیں۔ یہاں اخراجات بھی بہت کم ہیں۔ پچاس پچاس روپیہ ماہوار روپیہ میں آسانی سے گذارہ ہو سکتا ہے۔ اور پھر ان لوگوں میں بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ قربانی کرنے والے ہیں۔ باوجود جاہل ہونے کے۔ باوجود دینی تعلیم سے کورے ہونے کے اور باوجود موجودہ تہذیب و تمدن کی روشنی سے ناآشنا ہونے کے وہ اتنی جلدی اپنے تبلیغی اخراجات برداشت کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں بھی لوگ اتنی جلدی تبلیغی اخراجات برداشت نہیں کرتے۔ وہ فوراً مدرسے قائم کر لیتے ہیں۔ مسجدیں بنا لیتے ہیں اور اخراجات کا بوجھ خود اٹھانے لگ جاتے ہیں۔ پس بہت بڑی بیداری ہے۔ جو ان لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ اور قربانی کی روح ہے۔ جو ان میں نظر آتی ہے۔ یہ علاقہ ہماری تبلیغ کے لئے بہت ہی مبارک ہے۔ ہمیں وہاں روپیہ بھجوانے کی بہت کم ضرورت پیش آتی ہے۔ کیونکہ وہاں کی جماعتیں خود اپنے اخراجات برداشت کر لیتی ہیں۔ ابھی ہمارے مبلغ نے لکھا ہے۔ کہ اگر وہاں تبلیغ کے لئے جماعت کے دوستوں کو بھجوایا جائے تو چھ مہینے کے بعد مقامی جماعتیں ان کے اخراجات برداشت کر لیں گی۔ یہ لوگ ایسے ہیں جیسے کوئی سخت پیاسا ہوتا ہے۔ اور پانی کے لئے چاروں طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔ دنیا نے ان لوگوں پر اس قدر مظالم کئے ہیں کہ اب وہ اس بات کی امید لگائے بیٹھے ہیں کہ کوئی آئے اور ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر کے انہیں عزت و آبرو کے مقام تک پہنچائے۔ اور یہ بات اسلام اور احمدیت کے سوا انہیں اور کسی جگہ میسر نہیں آسکتی۔ افریقہ کے مغربی اور مشرقی یہ دو علاقے ایسے ہیں۔ جن میں میرے نزدیک ہمیں اسوقت ایک سو۱۰۰ مبلغوں کی ضرورت ہے۔ وہاں کا گذارہ پچاس روپیہ ماہوار میں ہو جاتا ہے۔ کچھ گذارہ ہمیں مبلغین کے اہل و عیال کو بھی دینا پڑتا ہے۔ اسی طرح لٹریچر کے اخراجات اور آمدورفت کے کرایہ وغیرہ کو شامل کر کے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہو سکتا ہے لیکن مبلغین کے اخراجات چونکہ بالعموم وہ لوگ خود برداشت کر لیتے ہیں۔ اسلئے اگر سو مبلغ ہوں تو ساٹھ ہزار روپیہ سال کے خرچ سے ہم وسیع طور پر وہاں تبلیغ کر سکتے ہیں۔ اگر ہم وہاں سو مبلغ مقرر کریں تو میرا اندازہ یہ ہے۔ کہ ایک ایک سال میں ہی لاکھ دو لاکھ احمدی ہو جائیں۔ اور دس بارہ سال میں خدا تعالےٰ کے فضل سے افریقہ کا اکثر حصہ احمدی ہو جائے۔ کیونکہ تبلیغی لحاظ سے وہ اس قسم کا علاقہ ہے۔ جیسے کسی کو کوئی کان مل جاتی ہے یا خزانہ اُس کے ہاتھ آجاتا ہے۔ اب ہمارا کام ہے۔ کہ اس کان کو کھودیں اور اس خزانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر ہم

افریقہ

میں صحیح طور پر تبلیغ کریں۔ تو جیسے نبیوں کی جماعتوں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہے کہ ایک دن یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا کا نظارہ انہیں نظر آنے لگتا ہے۔ اسی طرح ہم یدخلون فی دین اللّٰہ افواجا کا نظارہ افریقہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ وہاں بعض دفعہ ایک ایک دن میں سوسو دو دو سو بلکہ ہزار ہزار احمدی ہوتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو جماعت کو اگر کہیں کامیابی ہو تو دوسری جگہ کے لوگ لٹھ لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں کہ تمہیں وہاں تو کامیابی ہو گئی تھی اب ہمارے ہاں آکر دیکھو ہم کس طرح تمہاری خبر لیتے ہیں مگر وہاں یہ بات نہیں۔ وہاں الٹا دوسرے لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ آپ لوگ ہمیں کیوں بھول گئے۔ کیا دوسرے زیادہ حق رکھتے تھے کہ آپ اُن کے پاس گئے اور ہمارے پاس نہیں آئے۔ پس درحقیقت وہ سب سے زیادہ مستحق ہیں اس بات کے کہ اُن کی طرف توجہ کی جائے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ گو ان اخراجات کو برداشت کرنے کی بھی ہماری جماعت میں طاقت نہیں لیکن فرض کرو جماعت ان اخراجات کو برداشت کر لے۔ تو پھر بھی کیا ہو سکتا ہے۔ میں نے بتایا ہے کہ یہ تبلیغ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ میں نے سر دست صرف اسی۸۰ مبلغین کا اندازہ کیا ہے۔ پچاس ہندوستان کے لئے اور تیس۳۰ بیرون ہند کے لئے اور اگر اُن مبلغین کو بھی شامل کر لیا جائے جو بیرونی ممالک کے مبلغین کی جگہ بھجوانے کے لئے تیار کئے جائیں گے تو یہ تعداد ایک سو دس تک پہنچ جاتی ہے۔ لیکن اگر ہماری جماعت اس کو اہم کام قرار دے کر مطمئن ہو جائے اور اُس کا دل اس تبلیغ پر تسلی پا جائے تو میں اس کو جنون سے کم نہیں سمجھونگا۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے لئے ہمیں ہزاروں مبلغوں کی ضرورت ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ مبلغ کہاں سے آئیں اور ان کے اخراجات کون برداشت کرے۔ میں نے بہت سوچا ہے۔ مگر بڑے غور و فکر کے بعد میں سوائے اس کے اور کسی نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ جب تک وہی طریق اختیار نہیں کیا جائے گا۔ جو پہلے زمانوں میں اختیار کیا گیا تھا اسوقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

حضرت بدھ

کے متعلق آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ وہ پھرتے پھراتے جب اپنے باپ کے علاقہ میں آئے تو چونکہ انہوں نے تاج و تخت چھوڑ دیا تھا اور جیسے ہماری شریعت میں قانون ہے۔ کہ یتیم پوتے کو ورثہ نہیں ملتا سوائے اس کے کہ اگر دادا چاہے۔ تو اپنی جائداد کے اس حصہ میں سے جس کی وصیت اس کے لئے جائز ہے کچھ حصہ اسے ہبہ کر دے۔ اسی طرح اس ریاست میں یہ قانون تھا کہ اگر بیٹا بادشاہ نہ بنتا تو پوتا تاج و تخت کا وارث نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت بدھ کے باپ کو بڑا فکر تھا کہ میرے بیٹے نے تو تخت کو چھوڑ ہی دیا تھا اس لئے میرے پوتے کے ہاتھ سے بھی بادشاہت نکل جائیگی۔ ایک دفعہ اتفاقاً حضرت بدھ اسی علاقہ میں آئے تو اُن کے باپ نے اپنے پوتے کو جو دس گیارہ سال کا تھا ایک پیالہ دے کر کہا کہ جاؤ اور اپنے باپ سے بھیک مانگ لا۔ مطلب یہ تھا کہ آپ نے تو گدی پر بیٹھنے سے انکار کر دیا ہے۔ اب اپنے اس حق کو میری طرف ہی منتقل کر دیں۔ کیونکہ اس ملک میں یہ دستور تھا کہ گو ایسی حالت میں پوتا بادشاہ نہیں بن سکتا تھا۔ لیکن اگر باپ اُس کی طرف بادشاہت منتقل کر دے تو وہ منتقل ہو جاتی تھی۔ چنانچہ حضرت بدھ جہاں تعلیم دے رہے تھے وہیں اُن کا بیٹا جا پہنچا اور اُن کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا مہاراج میں اپنا حق لینے آیا ہوں۔ بدھوں میں دستور ہے کہ جب وہ کسی کو بھکشو بناتے ہیں تو اس کا سر منڈوا دیتے ہیں جیسے عیسائی بپتسمہ دیتے ہیں۔ وہ بھکشو بنانے کے لئے سر منڈوانا ضروری سمجھتے ہیں۔ جب اُس نے کہا مہاراج میں آپ سے اپنا حق لینے آیا ہوں۔ تو حضرت بدھ نے نائی بلایا اور اُس کا سر منڈوا دیا۔ گویا وہ تو گدی لینے گیا تھا مگر انہوں نے اسکو بھی بھکشو بنا لیا اُن کے باپ کو جب معلوم ہوا کہ بدھ نے میرے پوتے کو بھی بھکشو بنا دیا ہے۔ تو وہ ان پر ناراض ہوا کہ تم نے آپ تو گدی چھوڑی تھی۔ اپنے بیٹے کو بھکشو بنا کر تم نے اپنے خاندان کی جڑ ہی کاٹ دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہماری نسل کو ہی تباہ کر دیا۔ (بدھ بھکشو شادی نہیں کر سکتا۔ اس لئے آئندہ اولاد کا چلنا ناممکن ہو گیا) انہوں نے کہا۔ میں کیا کرتا۔ جب میرا بیٹا مجھ سے خیرات لینے کے لئے آیا۔ تو میں اسے کیا دیتا۔ میرے پاس سب سے بڑی دولت یہی تھی۔ اس لئے میں نے اسے یہی چیز دے دی۔ دنیا میرے پاس تھی نہیں۔ کہ میں اسے دیتا۔ میرے پاس تو یہی ایک چیز تھی۔ سو میں نے اسے دیدی۔ باپ کہنے لگا۔ اب تو جو کچھ ہو چکا۔ سو ہو چکا۔ آئندہ کے لئے کسی نابالغ کو بھکشو نہ بنانا۔ حضرت بدھ نے وعدہ کر لیا۔ چنانچہ اب تک بدھ مذہب کے احکام میں یہ شامل ہے۔ کہ کسی نابالغ کو بھکشو نہ بنایا جائے۔ یہی طریق عیسائیوں کی تبلیغ کا تھا۔ حضرت

مسیح ناصری

نے اپنے حواریوں سے کہا۔ کہ تم دنیا میں نکل جاؤ۔ اور تبلیغ کرو۔ جب رات کا وقت آئے۔ تو جس بستی میں تمہیں ٹھیرنا پڑے اسی بستی کے رہنے والوں سے کھانا کھاؤ۔ اور پھر آگے چل دو۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے بھی بڑی حکمت سے یہ بات اپنی امت کو سکھائی ہے۔ آپ نے فرمایا ہر بستی پر باہر سے آنے والے کی مہمان نوازی تین دن فرض ہے۔ ایک صحابی رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ اگر بستی والے کھانا نہ کھلائیں۔ تو کیا کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم زبردستی ان سے لے لو۔ گویا ہمارا حق ہے۔ کہ ہم تین دن ٹھیریں اور بستی والوں کا فرض ہے۔ کہ وہ تین دن کھانا کھلائیں میں سمجھتا ہوں۔ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبلیغ کے طریق کی طرف ہی اشارہ کیا ہے۔ اور فرمایا ہے اگر تم کسی بستی سے تین دن کھانا کھاتے ہو۔ تو یہ بھیک نہیں ہاں اگر تین دن سے زائد ٹھیر کر تم ان سے کھانا مانگتے ہو۔ تو یہ بھیک ہو گی۔ اگر ہماری جماعت کے دوست بھی اسی طرح کریں کہ وہ گھروں سے تبلیغ کیلئے نکل کھڑے ہوں۔ ایک ایک گاؤں اور ایک ایک بستی اور ایک ایک شہر میں تین تین دن ٹھیرتے جائیں۔ اور تبلیغ کرتے جائیں۔ اگر کسی گاؤں والے لڑیں تو جیسے حضرت مسیح ناصری نے کہا تھا۔ وہ اپنے پاؤں سے خاک جھاڑ کر آگے نکل جائیں۔ تو میں سمجھتا ہوں تبلیغ کا سوال ایک دن میں حل ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے بھی جب وقف زندگی کا اعلان کیا۔ تو گو وقف زندگی کی شرائط آپ نے خود نہیں لکھیں۔ بلکہ میر حامد شاہ صاحب مرحوم سے لکھوائیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو دیکھا۔ اور کچھ اصلاح کے ساتھ پسند فرمایا۔ مجھے خوب یاد ہے۔ ان میں ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ میں کوئی معاوضہ نہیں لوں گا۔ چاہے مجھے درختوں کے پتے کھا کر گذارہ کرنا پڑے۔ میں گزارہ کروں گا۔ اور تبلیغ کروں گا۔ یہی وہ طریق ہے۔ جس سے صحیح طور پر تبلیغ ہو سکتی ہے۔ جب ہم اعداد و شمار سے کام لینے لگتے ہیں۔ تو اخراجات کا اندازہ اس قدر بڑھ جاتا ہے۔ کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا کہ یہ اخراجات کس طرح پورے ہو سکیں گے پس اصل تبلیغ ہم اسی طرح کر سکتے ہیں۔ اس کے بغیر اگر ہم تبلیغ کرنا چاہیں۔ تو مجھے اس میں کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا

چندہ ترجمۃ القرآن ——— اور ——— لجنہ اماء اللہ

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے طبقہ نسواں پر دوسرے سینکڑوں احسانات کے علاوہ ایک احسان یہ بھی ہے۔ کہ آپ جب کسی چندہ کی تحریک فرماتے ہیں۔ تو اس میں شامل ہونے سے عورتوں کو محروم نہیں رکھتے۔ بلکہ ان کو بھی نیکیوں میں سبقت لے جانے کا اسی طرح موقعہ دیتے رہتے ہیں۔ جس طرح مردوں کو۔ ابھی حال میں ہی حضور اقدس نے ترجمۃ القرآن کے چندہ کی جو تحریک فرمائی تھی۔ اس میں لجنہ اماء اللہ کو بھی دوسری جماعتوں کی طرح شامل ہونے کا موقع دیا۔ اور لجنہ اماء اللہ کے ذمہ ایک قرآن مجید کے ترجمہ اور اشاعت کا خرچ اور ایک کتاب کے ترجمہ و اشاعت کا خرچ لگایا۔ لجنہ اماء اللہ کے لئے یہ زریں موقعہ ہے۔ کہ وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ ترجمۃ القرآن میں حصہ لینا تو ایک صدقہ جاریہ ہے۔ جس کا ثواب حصہ لینے والے کو ہمیشہ ملتا رہے گا۔ بہت سی لجنات نے اس چندہ میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور قربانی کا ایک شاندار نمونہ دکھایا ہے۔ لیکن ابھی کثرت سے ایسی لجنات باقی ہیں۔ جنہوں نے اس چندہ میں حصہ نہیں لیا۔ ان کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد اپنی فہرستیں مرتب کر کے بھجوائیں۔ تاکہ ان کا وعدہ حضور اقدس کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔ خاکسار مریم صدیقہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان۔

احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے احمدی نوجوانوں کی ضرورت

جلسہ سالانہ کے ایام میں ۱۳۱ احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے احمدی نوجوانوں کو بھرتی کیا جائیگا۔ اس سے قبل بھی یہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ہمیں احمدیہ گریزن کمپنی کے لئے پچاس احمدی رنگروٹس کی ضرورت ہے۔ اور اب پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے ہاں نوجوانوں میں تحریک کر کے ان کو جلسہ سالانہ پر بھرتی کرائیں۔ گیریزن کمپنی کا کام ہندوستان میں امن بحال رکھنا ہے۔ انہیں ہندوستان سے باہر نہیں جانا پڑتا۔ بلکہ یہیں رہنا ہے۔ اس کے لئے فوجی پنشنر بھی پیش ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ نوجوان بھی۔ اگر ہماری جماعت کے نوجوان ایک یا دو سال کے لئے وقت نکال کر مفت میں فوجی ٹریننگ حاصل کر لیں۔ تو ان کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ (ناظر امور عامہ)

جلسہ سالانہ ——— اور ——— تجنید ہند

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کو خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ جلسہ سالانہ پر آنے والے ایسے تمام افراد کی مجلس مرکزیہ کی طرف سے پڑتال کی جائے گی۔ کہ کیا وہ مجلس خدام الاحمدیہ میں باقاعدہ رکنیت فارم پر کر کے شامل ہو چکے ہیں یا نہیں۔ اس عمر کے جو احباب جماعت اس اطلاع تک مجلس ہذا میں شامل نہ ہوں۔ وہ اب جلسہ پر آنے سے قبل شامل ہو جائیں۔ اور دفتر مرکزیہ کو اپنی رکنیت کی اطلاع دیں۔ یا دارالامان پہنچتے ہی دفتر مرکزیہ میں تشریف لا کر رکنیت فارم پر کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستیارتھ پرکاش ایجیٹیشن پر تبصرہ حصہ دوم

آریہ سماج پر ایک کاری حربہ ہے۔ سیکرٹریانِ نشر و اشاعت و تبلیغ اسکی خریداری اور احباب کو تلقین ضرور فرمائیں۔ نیز دفتر میں آکر ہماری قیمتیں معلوم کر کے کتب کی خریداری کریں۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

قادیان کی جماعت جائیدادیں وقف کرے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں پھر قادیان کے ان دوستوں کو بھی جنہوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ مگر حصہ لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تحریک کرتا ہوں۔ کہ اس میں شامل ہوں۔ پس دوست جلد اس تحریک میں اپنے نام پیش کریں۔ تا ہم اندازہ کر سکیں۔ کہ ضرورت کے وقت علاوہ انجمن اور تحریک جدید کے بجٹ کے کتنا روپیہ ہمیں مل سکتا ہے۔ دوست جائیدادیں وقف کریں۔ جن کی جائیدادیں نہیں ہیں۔ وہ اپنی آمدنیاں وقف کر سکتے ہیں۔ یہ وقف ایسا ہے۔ کہ ہم یہ مطالبہ نہیں کرتے۔ کہ ہمیں جائیدادیں دے دو۔ صرف پابند کرتے ہیں۔ کہ جب اور جتنا مطالبہ کیا جائیگا۔ وہ پیش کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم ان پر نازل ہو۔ جو آگے بڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں۔ اللّٰھم آمین۔" (انچارج تحریک جدید)

اعلان برائے ممبران دارالشکر کمیٹی

سال حال کے کام کو چلانے والی جو مجلس عاملہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۴۳ء کو بنائی گئی تھی۔ اسکی میعاد ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ سال یعنی جنوری ۱۹۴۵ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۵ء تک کمیٹی دارالشکر کے کام کو چلانے کے لئے ممبران مجلس عاملہ اور صدر و سکرٹری کے انتخاب کی ضرورت ہے۔ بدیں غرض کمیٹی ہذا کا بدستور سابق مورخہ ۲۷/۱۲/۴۴ بمقام قادیان سٹیج جلسہ گاہ کے جانب جنوب اجلاس اول ... پر ... اجلاس عام ہوگا۔ جس میں ممبران دارالشکر کی شمولیت از بس ضروری ہے۔ جملہ ممبر صاحبان کوشش فرما کر اس اجلاس میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار محمد الدین سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

بورڈ آف ڈائرکٹرز نے ان اختیارات کی روسے جو اسے آرٹیکل آف ایسوسی ایشن کی دفعہ ۴۰ کے ماتحت حاصل ہیں۔ ان تمام حصص کو (سوائے ان حصص کے جو ضبط ہونے کے بعد دوبارہ فروخت ہو چکے ہیں) جو وقتاً فوقتاً بحق کمپنی ضبط ہو چکے تھے۔ ۴ر فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا ہے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص اس وقت ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہیں ہو چکے۔ یکم جون ۱۹۴۵ء تک اپنے حصص کی بقایا رقم معہ تاوان کمپنی کے دفتر میں ادا کر کے اپنے حصص بحال کرالیں۔ تاریخ مذکورہ گزرنے کے بعد ایسے حصص جو بحال نہ کرائے جائیں گے۔ بدستور سابق کمپنی کے حق میں ضبط رہیں گے*

المعلن
مینجنگ ڈائرکٹرز

ضرورت ہے

ایک بی۔ ایس سی۔ یا ایم۔ ایس۔ سی (کیمسٹری) کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام
مینیجر بدر کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ۔ قادیان

بڑی خوشی کی بات ہے

کہ بارہ مولہ بورکشمیر سے ایک احمدی دوست نے ۲۰۰ گولی منگوائی۔ انہوں نے جن احباب کو یہ طاقت کی بے نظیر دوا دی۔ ہر شخص نے بے حد تعریف کی ہے۔ خوبی یہ بڑی ارزاں ہے اور فوائد کثیر مقدار میں ہیں
قیمت ۶۰ گولی:۔ دو روپے
دارالفضل میڈیکل ہال" نسیم میڈیکل ہال قادیان

والدہ محمد شفیع قادیان

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ تحریر فرماتی ہیں کہ میں نے
حسن نکھار
بیشمار بہنوں کو استعمال کرایا ہے۔ ہر بہن نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ قادیان میں اب اور جلسہ سالانہ کے ایام میں
افضل برادرز۔ بڑا بازار
سے خرید سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جوب عنبری (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں عنبر۔ مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے۔ جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سُست پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے! اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ و چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ حاجتمند آرڈر روانہ کریں۔ جوب عنبری ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی عہ

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ و امن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند لگرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ۔ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ۔ جگر۔ تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھل کر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی عہ۔

حب مسان

ایسے بیمار بچے جن کا معدہ۔ جگر۔ انتڑیاں۔ کمزور ہو گئی ہوں۔ اور بچہ سوکھا بخار میں مبتلا ہو چکا ہو۔ بدن ایسا کمزور ہو گیا ہو۔ کہ ہڈیوں پر صرف چمڑا ہی دکھائی دیتا ہو۔ سبز۔ سفید دست آتے ہوں۔ پاخانہ بار بار پیچش سے اور خون آلود آتا ہو۔ کانچ نکلتی ہو۔ بخار رہتا ہو۔ عموماً جب بچہ کے دانت۔ کچلیاں۔ ڈاڑھیں نکلتی ہیں۔ تو یہ شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ سب یا ان میں سے کوئی پیدا ہو جاتی ہے ایسے وقت حب مسان کا استعمال ازحد ضروری ہے۔ بفضل خدا بچہ تندرست۔ موٹا تازہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ اگر پہلے سے ہی حب مسان چونڈی کا استعمال جاری رہے۔ تو ان امراض سے بچہ محفوظ ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ یکصد گولی ۱

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ۔ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک ۳ روپے۔

بچوں کی چونڈی

یہ ان بیماریوں کا مجرب علاج ہے۔ بدہضمی۔ قے۔ دست سبز دست۔ لیسدار پاخانے۔ زکام۔ نزلہ۔ کھانسی بخار۔ نمونیہ۔ پسلی کا درد۔ نیند کم آنا۔ نیند سے رو کر اٹھنا۔ دانت نکلتے وقت یہ بیماریاں زیادہ حملہ کرتی ہیں۔ معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور سبز دست آتے ہیں۔ صحت بگڑ جاتی ہے۔ لہٰذا آپ اپنے بچوں کی صحت کی نگرانی کرتے ہوئے فوراً اطلاع دیویں۔ تاکہ آپ کے بچوں کی محافظ حب مسان و چونڈی دونوں روانہ کی جاویں۔ خدا کے فضل سے حب اٹھرا کی طرح یہ دونوں اکسیر صفت ہیں۔ اور ہر گھر میں ان کی موجودگی ضروری ہے۔ قیمت شیشی خورد ۱۲ کلاں عہ۔

خاکسار حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

۲۰۰۰۰

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے۔ کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا تب تب انکی اصلاح کے لئے ایک خدائی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی راہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ولکل امۃ رسول۔ یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے $\frac{\text{سورہ ۱۰}}{\text{آیت ۴۷}}$ پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ ثم ارسلنا رسلنا تترا۔ یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے $\frac{۲۳}{۴۵}$ مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا۔ اور صاف جتلا دیا۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاٰخرۃ من الخاسرین یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ $\frac{۳}{۸۵}$۔

اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بواسیر

محترم حضرت نواب محمد علی خاں صاحب اپنے رقعہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حفسیم کا ایک دفعہ حسب ہدایت استعمال کیا ہے۔ نمایاں فائدہ ہوا ہے۔ دالیسی جادو اثر دوا کی قیمت بواسیر خونی و بادی بواسیر کے لئے ہے۔ صرف دو روپیہ ملنے کا پتہ:-

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

"حب جنُد"

کو دماغی امراض کے لئے خاص طور پر مفید پایا۔ مکرمی محترمی جناب پروفیسر علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری تحریر فرماتے ہیں۔ میں عرصہ سے حب جنُد تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق استعمال کرتا ہوں۔ دماغی امراض کے لئے میں نے خاص طور پر مفید پایا۔ بعض دوستوں اور عزیزوں کو بھی میں نے اس کے استعمال کا مشورہ دیا۔ انہوں نے بھی مفید پایا۔ یہ دوا مراق اور مالیخولیا کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ دواخانہ خدمت خلق میں مفرد دوائیں بھی تازہ اور صاف ستھری رہتی ہیں۔ میں مفرد دوائیں اس دواخانہ سے خریدا کرتا ہوں قیمت یکصد گولی صرف عہ۱۸ ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے

دوائی فضل باری

برائے اولاد نرینہ۔ دافع بانجھ پن و اٹھرا۔ و جملہ امراض رحم مثلاً سیلان الرحم۔ کثرت طمث بے قاعدگی ایام ماہواری۔ بانجھ پن میں مرد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

دوائی فضل باری منشا ایزدی یعنی انتشار نوع انسانی کے لئے ایک عجیب الاثر آلہ کار ہے اگر قسمت میں اولاد نہ ہو تو اور بات ہے ورنہ نسخہ بے خطا اور تیر بہدف ہے

محمد ایوب خاں کھچی محلہ دار الرحمت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۰ر دسمبر - بلجیم اور لکسمبرگ کی سرحد پر زبردست لڑائی ہو رہی ہے - غیر سرکاری خبروں سے پایا جاتا ہے - کہ اس محاذ پر امریکن فوج نے جوابی حملہ شروع کر دیا ہے - بادل اور کہر کے چھائے ہوئے ہونے کے باوجود جرمن حملے جاری ہیں - اور وہ زبردست دباؤ ڈال رہے ہیں - شمال میں انہوں نے امریکن صفوں میں داخل ہونے کی کوشش کی - مگر روک لیا گیا بلجیم میں جرمن بیس میل تک آگے بڑھ گئے - اور مالمیڈی کے شہر پر پھر قبضہ کر چکے ہیں - اتحادی ہوائی جہاز دشمن کے ٹھکانوں پر سخت حملے کر رہے ہیں - کل بحیرہ روم کے اڈوں سے اڑ کر سائیلیشیا میں تیل کے کارخانوں کو نشانہ بنایا - جرمن ریڈیو نے خبر دی ہے کہ کل اتحادی ہوائی جہاز بالٹک پر اڑتے دیکھے گئے روسی فوجیں چیکو سلواکیہ میں بڑھ رہی ہیں کئی مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں - اور اب کیو کے ریلوے سنٹر کو بھی ان سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے -

ایتھنز ۲۰ر دسمبر - شہر میں سیاسی حالت بھی اور فوجی بھی سدھر گئی ہے باغیوں کے ایک نمائندہ نے کہا کہ وہ جنرل سکوبی کی شرائط کو ماننے کے لئے تیار ہیں - آج ہاؤس آف کامنز میں یونان کے ماہین بحث ہو رہی ہے امید ہے مسٹر چرچل بھی بیان دیں گے -

واشنگٹن ۲۰ر دسمبر - جزیرہ لیٹے میں دو اور جزیروں پر امریکن قبضہ ہو گیا ہے - اور اب اس جزیرہ میں جاپانی بچاؤ کی ساری لائن ٹوٹ گئی ہے - جزیرہ منڈورو میں بھی امریکن فوج آگے بڑھ رہی ہے

واشنگٹن ۲۰ر دسمبر - ایڈمرل نمٹس سے ملاقات کے لئے ایڈمرل فریزر پرل ہاربر پہنچ گئے ہیں -

واشنگٹن ۲۰ر دسمبر - امریکن بمباروں نے کل جاپان اور چین میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے - ان میں اومورا کی فیکٹریوں کو بھی خاص طور پر نشانہ بنایا گیا - چین میں شنگھائی اور ہانکن پر بھی حملے کئے گئے

دہلی ۲۰ر دسمبر - حکومت ہند نے یکم جنوری ۱۹۴۵ء سے ان روزانہ اخباروں کی قیمت جو ہفتہ میں تمام دن شائع ہوں اور ہفتہ میں کم سے کم ۵۶ صفحات دیں - ۲ر فی پرچہ ۲۴ صفحات کی قیمت ڈیڑھ آنہ ۲۸ صفحات کی ۱ر اور اس سے کم کی ۶ر قیمت مقرر کی ہے - جو اخبار ہفتے میں ایک یا دو ناغے کریں - ان میں سے ہفتہ میں ۴۸ صفحات دینے والوں کی قیمت ۲ر - ۶ سے ۳۴ تک ۱ر ۲۴ تک ۱ر اور اس سے کم ۶ر فی پرچہ مقرر کی ہے -

لنڈن ۲۰ر دسمبر - ایک فوجی نامہ نگار کا بیان ہے کہ جرمنوں نے بلجیم اور لکسمبرگ کی سرحد کے ساتھ جو نیا حملہ شروع کیا ہے - اس کا زور جلدی نہیں ٹوٹے گا - اگرچہ امید ہے - کہ حالات ضرور سدھر جائیں گے - نارمنڈی کے کے بعد جرمنوں نے ایسا سخت حملہ کبھی نہیں کیا تھا - اتحادی افسروں نے خبریں بھیجنا بند کر دیا ہے - تا دشمن ان سے فائدہ نہ اٹھا سکے

لنڈن ۲۰ر دسمبر - وزیر حربیہ سر جیمز گرگ نے دارالعوام میں ایک بیان میں کہا - کہ ساٹھ ہزار اتحادی جنگی قیدی سیام کی ریلوے لائنوں پر کام کر رہے ہیں - جاپانی ان سے ۱۵ گھنٹے روزانہ کام لیتے اور بہت معمولی خوراک دیتے ہیں - ان کو ذرا ذرا سی بات پر زدوکوب کیا جاتا ہے - اس علاقہ کی آب و ہوا بھی سخت خراب ہے - اس لئے روزانہ پانچ اموات ہوتی ہیں - اب تک ہزاروں قیدی ہلاک ہو چکے ہیں

یروشلم ۲۰ر دسمبر - آج پولیس نے چھاپے مار کر سات سو دہشت پسندوں کو گرفتار کر لیا -

لنڈن ۲۰ر دسمبر - جرمن فوجوں کے ریڈیو نے آج ہٹلر کی طویل خاموشی کے متعلق ایک براڈکاسٹ میں انکشاف کیا کہ مغربی مورچہ پر جرمن فوجوں کے جوابی حملہ کا پروگرام اور اس کی چھوٹی چھوٹی تفصیلات

اکسیر اکبر جس کا اثر مستقل ہے

اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزا شامل ہیں سونے کا کشتہ - کستوری - عنبر - یاسمین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے - یہ ایک لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے - ضعف دل - ضعف دماغ - ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ - قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا - دل کی دھڑکن - سر کا چکرانا - آنکھوں میں اندھیرا آنا - بے چینی سستی - اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا - جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے - لاگت کے مقابلہ قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف بیس روپے محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد خان صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن نورث لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی - اور جس کو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی - تو اس کے استعمال سے حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی - جو سینکڑوں مقوی ادویہ کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی - آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے

ملنے کا پتہ

منیجر نور اینڈ سنز - نور بلڈنگ قادیان پنجاب

صنعتوں کے متعلق ضروری اعلان

پنجاب گورنمنٹ نے مختلف صنعتوں کے لئے ماہرین مقرر کئے ہیں - جو شخص کوئی صنعت جاری کرنا چاہے وہ ان سے خط و کتابت کرے - اور اگر کام سیکھنا چاہے تو انسپکٹر صاحب انڈسٹریل سکولز پنجاب لاہور سے خط و کتابت کی جائے (۱) پارچہ بافی (۲) چمڑا رنگنا (۳) لکڑی کا فرنیچر بنانا (۴) صابن تیل وغیرہ بنانا (۵) چمڑے کا سامان بنانا (۶) دھات کا سامان بنانا - یہ صنعتیں مختلف مقامات پر سکھائی جاتی ہیں - ناظم تجارت تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زعفران

یہ ایران سپین اور کشمیر میں پایا جاتا ہے - کشمیر میں مونگرا زعفران دو قسم کا ہوتا ہے ایک کشتہ - دوسرا پام پور کا - جہلم سے جو سڑک سری نگر کو جاتی ہے اس پر سری نگر سے آٹھ میل ورے زعفران کے کھیت ہیں - اس کی تین قسمیں ہیں جو اوپر کا ہوتا ہے - وہ مونگرا کہلاتا ہے - جو اس سے نیچے ہوتا ہے وہ لچھا کہلاتا ہے - جو جڑھ کے پاس ہوتا ہے - وہ تیسرے درجہ کا ہوتا ہے - جو عام طور پر گرم مصالحوں میں پڑتا ہے - زیادہ طاقت ور نہیں ہوتا - زعفران کے بیج کو زران دہرج کہتے ہیں - یہ بھی کئی دوائیوں میں پڑتا ہے - سپین کا زعفران اب بالکل بند ہے - ایران کا آتا ہے مگر بڑی مشکل سے ملتا ہے - یہ کشمیر کے زعفران سے زیادہ اقوی ہے - اس کی دو قسمیں ہیں - اول مونگرا جو زعفران کا اگلا حصہ ہوتا ہے - دوم لچھی جس میں اگلا اور پچھلا حصہ گچھی کی شکل میں ہوتا ہے

حکیم عبدالعزیز خان مالک طبیہ عجائب گھر قادیان

قادیان میں باعزت اور فائدہ مند کام کرنے کا ایک اعلیٰ موقعہ

میرے پاس ایک موٹر ۱۹ ہارس پاور سیفس کمپنی کی معہ ۳ فٹ چکی و دیگر ضروری سامان کے قابل فروخت ہے - جو چالو حالت میں ہے - اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کام کی کثرت کی وجہ سے کافی آمدنی دیتی ہے - جو دوست خریدنا چاہیں - ایام جلسہ میں قیمت کا فیصلہ کر کے خرید سکتے ہیں

عبدالغفور خان عقب مسجد اقصیٰ قادیان